سوال

(162) چاند یا سورج اگر آڑ میں آجاتا ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چاند گرہن جو لگتا ہے۔ اکثر کہتے ہیں کہ برج کی آڑ میں آجاتا ہے۔ اور جو چیز آڑ میں آجاتی ہے۔ وہ نظر نہیں آتی۔ چاند یا سورج اگر آڑ میں آجاتا ہے۔ نظر آتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق کیا تحقیقات ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قدیم فلاسفہ کا یہی خیال ہے کہ ایک ستارہ دوسرے ستارہ کے سامنے آنے سے گرہن لگتا ہے۔ اور بُرج بھی ایک قسم کا ستارہ ہے۔ چوں کہ صاف شفاف ہوتا ہے۔ اس لیے سامنے آنے سے نور میں فرق پڑتا ہے۔ نشان بدستور نظر آتا ہے۔ یہ قدیم فلاسفہ کا خیال ہے۔ اور ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اس کے لیے ایک حساب اور اندازہ مقرر ہے۔ حقیقت حال خدا کو معلوم ہے۔

''وفاء الوفاء الی دار المصطفیٰ'' میں ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر نبوی شام میں لے جانا چاہا تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ اس لیے رُک گئے۔

اس سے معلوم ہوا ہے کہ حساب کے ساتھ ضروری نہیں بلکہ آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہے۔ حدیث میں صرف اتنا آیا ہے کہ سورج، چاند خدا کی نشانیوں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی حیات وموت سے گرہن نہیں ہوتیں۔ لیکن خدا اپنے بندوں کو ان کے ساتھ ڈراتا ہے۔ سو ہمیں اتنا ہی ایمان رکھنا چاہیے۔ اگر فلاسفہ کا خیال صحیح ہو تو یہ نشانی ہونے کے منافی نہیں۔ کیوں کہ جو ظاہری اسباب کے ساتھ علم طبعی یا سائنس کے موافق ہو رہا ہے۔ وہ بھی قدرتِ الٰہی کے نشانات ہیں۔ مثلاً رات اور دن، سورج، چاند، آسمان وزمین وغیرہ جو کچھ ہے۔ نشانات ہیں۔ حیات جو خوشی کا باعث ہے۔ اور موت جو ڈر کی شے ہے۔ یہ بھی نشانات ہیں

وفی کل شی لہ آیۃ

تدل علیٰ انہ واحد

یعنی ہر ایک چیز میں نشانی ہے۔ جو توحید الٰہی کی دلیل ہے۔ عبد اللہ امرتسری

(فتاویٰ اہل حدیث ص ۲،۳۹۰)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 251

محدث فتویٰ